اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج تین بجے کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہ العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی کے والد چوہدری حکم دین صاحب بعمر ۸۰ سال چند دن کی علالت کے بعد فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۱ | ۲۳ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۸ ذی الحجہ ۱۳۶۶ ھ | ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۷ ء | نمبر ۳۳

ریاست کشمیر اور حکومت پاکستان

ہم ان کالموں میں پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ ریاست کشمیر کے معاملہ کی طرف حکومت پاکستان کو جلد از جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ تمام وہ وجوہات جن کی بنا پر کسی ریاست کو دونوں نوآبادیوں میں سے ایک کے ساتھ الحاق کرنا چاہیئے۔ کشمیر اور پاکستان کی صورت میں موجود ہیں۔ اس بات پر زور دینے کی شاید اب ضرورت نہیں کہ اگر خدانخواستہ کشمیر ہندوستان کے ساتھ کھلم کھلا شامل ہو گیا تو پاکستان کی کمزوریوں میں ایک ایسا اضافہ ہو جائے گا کہ جس کی تلافی صدیوں تک نہیں ہو سکے گی۔

مشرقی پنجاب کا اور خاص کر مغربی پنجاب کے وہ علاقے جن میں مسلمانوں کی اکثریت تھی پاکستان سے نکل جانا اس قدر مہلک اور نقصان رساں نہیں ہے۔ جس قدر یہ بات کہ کشمیر کا ہندوستان سے الحاق ہو جائے اور پاکستان منہ تکتا رہ جائے۔

حکومت پاکستان نے شروع ہی سے ریاستوں کے متعلق خاموشی کی پالیسی پر عمل کیا ہے اور جہاں ہندوستان کی عارضی حکومت نے تقسیم سے بھی پہلے ریاستوں سے جوڑ توڑ شروع کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ دھمکیوں سے بھی گریز نہیں کیا تھا۔ مسلم لیگ کے ہائی کمانڈر نے صرف دفاعی بیانات پر ہی اکتفا کیا اور زیادہ سے زیادہ جو کوشش کی وہ صرف اتنی تھی کہ بعض ان ریاستوں کی ہم نوائی کی جو کہتی تھیں کہ برطانوی اقتدار ختم ہو جانے کے بعد وہ بالکل آزاد ہو جائیں گی۔ اور ان کو ہندوستان کی حکومت سے الحاق پر مجبور نہیں کیا جا سکتا لیکن اگرچہ ان ریاستوں کے ان دعاوی کی بنا قانوناً صحیح تھی مگر جہاں برطانوی اعلانات سے یہ واضح ہوتا تھا کہ ریاستیں برطانوی اقتدار کے اختتام کے ساتھ ہی آزاد ہو جائیں گی۔ ساتھ ہی یہ بات بھی واضح کی جا رہی تھی کہ ریاستوں کو کسی نہ کسی نوآبادی کے ساتھ ملحق ہونا ضروری ہوگا اور خود ریاستوں کی پوزیشن بھی ایسی ہے کہ اس بات میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیئے تھا کہ برطانوی اقتدار اٹھ جانے کے بعد جو بھی حکومت یا حکومتیں یہاں بنیں گی وہ اس حکومت یا حکومتوں سے الحاق کے بغیر ان کی زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ ریاستوں کے برطانوی اقتدار کے زمانے میں ہندوستان سے جو تعلقات تھے وہ ایسے غیر منفک تھے کہ یہ قیاس کرنا بھی غلط تھا کہ کوئی ریاست نئی حکومت یا حکومتوں سے بعض نہایت اہم معاملات میں تعلق کئے بغیر رہ سکیگی اور اپنی آزادی اور خود مختاری ایک لمحہ کے لئے بھی قائم رکھ سکے گی۔ چنانچہ اس کا صریح ثبوت ہماری آنکھوں کے سامنے اب موجود ہو چکا ہے

ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستانی حکومت نے ریاست جوناگڑھ کو جس نے پاکستان سے ملحق ہونے کا اعلان کیا ہے ہر طرف سے بدبت دبا کر دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ خود کشمیر کو بھی غلط یا صحیح طور پر شکایت ہے کہ حکومت پاکستان نے اس کو پٹرول دینا بند کر کے اس کو نقصان پہنچانا چاہا ہے۔ اور حیدرآباد جیسی عظیم ریاست بھی ہندوستانی حکومت سے معاہدہ کرنے پر مجبور رہی ہے۔

ان حقائق سے ظاہر ہے کہ موجودہ سیاسی دنیا سے تھوڑا سا بھی تعلق رکھنے والے ہر شخص کو اس کا علم ہونا چاہیئے تھا کہ ہندوستان کی ریاستیں ہندوستان کی مرکزی حکومت یا تقسیم کی صورت میں حکومتوں سے تعلق رکھے بغیر نہیں زندہ رہ سکتیں۔ کانگرس کے زعما شروع ہی سے اسبات کو اچھی طرح سے جانتے تھے۔ اس لئے انہوں نے شروع ہی سے اس طرف پوری پوری توجہ مبذول کر دی تھی۔ یہاں تک کہ انہوں نے جس طرح بھی ہو سکا حکومت بنتے ہی ریاستوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے ہر طریقہ اختیار کیا یہاں تک کہ اس نے اپنے اصولوں کو بھی چھوڑ دیا۔ ان میں یہ احساس پوری طرح موجود تھا۔ اور ہے کہ اردگرد کی ریاستوں کو اپنی حکومت کے ساتھ ملحق کرنے سے ان کی حکومت کی طاقت بہت زیادہ ہو جائے گی۔ اس لئے کانگرسی لیڈروں نے یہ بھی پرواہ نہ کی کہ دنیا ان کی بے اصولی پر کیا کہے گی۔ چنانچہ انہوں نے ہر جائز و ناجائز طریقے سے اپنے اس مطلب کو حاصل کرنے کی کوشش جاری کر رکھی ہے

ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں اور اس سے فخر اور خوشی بھی محسوس کرتے ہیں کہ مسلم لیگ اور اس کے قابل تعظیم رہنما قائد اعظم مسٹر جناح نے باقی اکثر معاملات کی طرح اس معاملہ میں بھی کسی بے اصولی کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ ریاستوں کے معاملہ میں اور خاص کر کشمیر کے معاملہ میں ہم نے مستعدی اور ہوشیاری سے کام نہیں لیا جس کی اس معاملہ میں ضرورت تھی۔ اس کے وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں۔ اس میں شک نہیں ہونا چاہیئے کہ یہ معاملہ پاکستان کے قیام اور زندگی کے لئے اول درجہ کی اہمیت رکھتا ہے اور جس قدر بھی اس طرف فوری توجہ کی جاتی اتنی ہی تھوڑی تھی۔

کشمیر کے حالات روز بروز زیادہ پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اور مہاراجہ کشمیر جن کا ذاتی رجحان ہندوستان کی طرف ہے اس معاملہ کو طویل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور پاکستان کو ایسی باتوں میں الجھائے رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنا ارادہ پورا کرنے کے لئے تیاری کر سکیں۔ اس لئے اب وقت نہیں ضائع کرنا چاہیئے اور حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ فوراً کوئی ایسا قدم اٹھائے کہ یہ معاملہ معرض بحث میں آ جائے۔ اور فیصلہ ہو جائے۔

جموں اور میرپور وغیرہ سے جو اطلاعیں آ رہی ہیں۔ وہ بڑی خطرناک ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کی حکومت ہندوستان سے معاہدہ کر چکی ہوئی ہے۔

جموں وغیرہ سے مسلمانوں کا اخراج اسی طرح شروع ہو گیا ہے۔ جس طرح ان علاقوں سے ہوا ہے۔ جہاں سردار پٹیل اور تارا سنگھ راج کر رہے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کی

"بینکوں میں مسلمانوں کی رقمیں"

معاصر "نوائے وقت" نے مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ایک نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہماری رائے میں حکومت پاکستان کو فوراً اس معاملہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور جتنی جلد ہو سکے حکومت ہندوستان سے اس امر کا فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں کا جو روپیہ ان بینکوں میں جمع ہے۔ جو اپنا کاروبار پاکستان سے نکال کر ہندوستان کی طرف منتقل ہو گئے ہیں یا جو روپیہ ہندوستان سے آنے والے مسلمان وہاں کے بینکوں اور ڈاکخانوں میں چھوڑ آئے ہیں۔ مالکوں کو جلد از جلد ادا کیا جائے۔

جو روپیہ بینکوں میں جمع کرایا جاتا ہے وہ لوگوں کی امانت ہوتا ہے۔ اور دنیا جہاں کے کسی اصول کے مطابق ایسے روپیہ سے مالکوں کو محروم نہیں کیا جا سکتا۔ بینکوں کے کاروبار کی اسی مخصوص نوعیت کی وجہ سے حکومت اس کاروبار کے لئے ہر ملک میں خاص قانون بناتی ہے۔ کیونکہ حکومت بینکوں کے گاہکوں کی حفاظت چاہتی ہے اس۔ لئے ایسے کاروبار پر خاص پابندیاں عاید کرتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی ہر حکومت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ایسے مواقع پر لوگوں کی پوری حفاظت کا انتظام کرے جیسے کہ پنجاب کے فسادات کی صورت میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اور غیر مسلم بنک پاکستان سے انتقال مقامی کر گئے ہیں۔ حکومت ہندوستان پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ پاکستان کی حکومت سے اس معاملہ میں تعاون کرے اور ایسا تمام روپیہ ان لوگوں کو وصول کروائے جو یہاں کے بینک ہندوستان میں لے گئے ہیں۔ یا جو لوگ ہندوستان میں بینکوں اور ڈاکخانوں میں چھوڑ آئے ہیں۔

ہم معاصر "نوائے وقت" سے متفق ہیں۔ کہ مشرقی پنجاب کے بینکوں اور ڈاکخانوں میں مسلمانوں کی جو بیشمار چھوٹی چھوٹی رقمیں جمع ہیں۔ وہ اگر واپس نہیں ملتیں تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ پاکستان میں سرمایہ کاری کا سلسلہ بہت حد تک بند ہو جائے گا۔

خطوط کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

زبانِ عربی اور اس کے صحیح تلفظ کو سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئیے

(مرتبہ خورشید احمد)

لاہور ۱۲ ماہ اخاء آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز مجلس احباب میں تشریف فرما رہے۔ ابتداء میں ضلع جالندھر سے آئے ہوئے ایک دوست وہاں کے حالات بیان کرتے رہے۔ حضور نے وہاں کی احمدی جماعتوں کے حالات دریافت فرمائے۔

نماز عشاء کی اذان ہونے کے بعد حضور نے ایک تقریر فرمائی جس میں اذان تکبیر اور نماز کے الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنے اور عربی زبان سیکھنے کی طرف توجہ دلائی حضور کی تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالے نے مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے عربی کو مسلمانوں کی گویا بنیادی زبان قرار دیا ہے۔ گو اس زمانہ میں بھی اور پرانے زمانہ میں بھی بعض لوگ یہ سمجھتے رہے ہیں۔ کہ اگر عربی زبان نہ آتی ہو تو نماز کسی دوسری زبان میں بھی ادا ہو سکتی ہے لیکن قریباً اجتماعی طور پر۔ امت اسلامیہ ہمیشہ سے ہی اس بات کی قائل رہی ہے کہ نماز عربی زبان میں ہی ادا ہونی چاہیئے یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں عربی زبان کو سیکھنے کا شروع سے ہی شوق رہا ہے جب ایک مسلمان عربی میں نماز ادا کرتا ہے تو قدرتی طور پر اس کے دل میں یہ کرید پیدا ہوتی ہے کہ آخر میں کیا کہہ رہا ہوں؟ اس کے دل میں اسے سیکھنے اور سمجھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس شوق کے نتیجہ میں پھر وہ اس کے معانی معلوم کرتا ہے۔ پھر حروف کے مخارج اور الفاظ کی ادائیگی کا طریق سیکھتا ہے۔ غرض اس طرح وہ عربی زبان سیکھ لیتا ہے۔ اور اس زبان کے ذریعے مسلمانوں میں ایک قومی اتحاد اور یک جہتی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں حضور نے بنو امیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ گو ہم انہیں برا سمجھتے ہیں۔ لیکن عربی زبان کی اشاعت کا کام سب سے زیادہ انہوں نے کیا ہے۔ وہ جس جس ملک میں بھی گئے۔ وہاں عربی کو رائج کیا اور یہ دیکھ کر حیرت آتی ہے کہ کسی جگہ بھی ہمیں اس سلسلے میں کسی کی طرف سے منافرت کا جذبہ نظر آتا ہے اور نہ کام میں کوئی نقص ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ گو اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جس علاقہ میں بھی وہ گئے وہاں کے باشندے کچھ نہ کچھ عربی سے تعلق رکھتے تھے جس کی وجہ سے عربی الفاظ ان کے کانوں کو بھلے معلوم ہوتے تھے اور وہ جلد اسے سیکھنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ آج بھی افریقہ وغیرہ علاقوں میں خود عیسائی بھی انگریزی کی بجائے عربی سیکھنے کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں بہر حال بنو امیہ نے عربی کی اشاعت کے سلسلے میں ایک بھاری کام کیا ہے

ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ مجھے افسوس ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں میں عربی زبان کو سیکھنے اور عربی الفاظ کو صحیح صورت میں ادا کرنے کا شوق بہت ہی کمزور حالت میں پایا جاتا ہے۔ یہاں کے ۹۵ فیصدی لوگ جب عربی بولتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ پشتو بول رہے ہیں۔ اذان ہی کو لے لو۔ ہمارے ہاں جو اذان دی جاتی ہے۔ اس میں صحیح تلفظ ادا کرنے کی بالکل کوشش نہیں کی جاتی۔ جس کی وجہ سے اذان کے الفاظ میں جو جاذبیت خوبصورتی اور کشش ہے وہ مفقود ہو جاتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا الفاظ کا جھٹکہ کیا جا رہا ہے گو یہ درست ہے کہ ایک ہندوستانی خواہ کتنی بھی کوشش کرے پھر بھی وہ عربی الفاظ کا تلفظ اس رنگ میں ادا نہیں کر سکتا جس رنگ میں ایک عرب کرتا ہے اور جو سو فیصدی درست تلفظ ہو۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم الفاظ کو صحیح صورت میں ادا کرنے کی کوشش ہی ترک کر دیں اگر ہم کوشش کریں تو کسی حد تک ضرور صحیح الفاظ نکالے جا سکتے ہیں۔ اور صحیح الفاظ کا ادا کرنا بڑی خوبی ہوتی ہے۔ اچھے الفاظ خواہ مخواہ کانوں کو بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ دل پر ان کا اچھا اثر پڑتا ہے اور وہ قلوب کی صفائی پیدا کرنے میں بہت مد ثابت ہوتے ہیں۔ گو یہ باتیں چھوٹی چھوٹی سی ہیں۔ لیکن ان کا ایمان کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ اس لئے ہمیں ان باتوں کی طرف سے لاپرواہی نہیں برتنی چاہیئے۔ ان پر عمل کرنے میں کوئی زیادہ دقت اور محنت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن ان کی وجہ سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ پس ہمارے دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اذان تکبیر اور نماز کے الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کیا جائے۔ ان کے مفہوم کو سمجھا جائے اور الفاظ کو سوچ سمجھ کر آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا جائے۔ اس بارے میں بہت زیادہ تکلیف بھی نہیں اٹھانی پڑتی۔ لیکن جس حد تک ایک ہندوستانی لہجہ عربی الفاظ کو ادا کر سکتا ہے کم از کم اس حد تک تو ضرور صحیح الفاظ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر پھر عربی زبان کو مزید سیکھنے کا شوق بھی پیدا ہو جائے گا۔ چونکہ عربی کے بہت سے الفاظ اردو میں بھی موجود ہیں۔ اس لئے ایک ہندوستانی کے لئے عربی زبان کو سیکھنا اور اس طرح نماز اور قرآن مجید کے مفہوم کو سمجھنا کوئی زیادہ مشکل نہیں ہے۔ صرف شوق اور تھوڑی سی کوشش کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش ہوا کرتی تھی کہ احمدیوں میں عربی زبان کو کثرت سے رائج کیا جائے۔ چنانچہ آپ ہمیں عربی کے چھوٹے چھوٹے فقرے سکھایا کرتے تھے۔ ہمیں حضور کی اس خواہش کو بھی پورا کرنا چاہیئے۔ آج عربی زبان ہی ہے جس کے ساتھ ہم انڈونیشیا۔ چین افریقہ اور یورپ وغیرہ کے تمام مسلمانوں سے ایک حد تک اتحاد پیدا کر سکتے ہیں۔ عربی کے سوا اور کسی زبان کے ذریعے یہ اتحاد پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہم عربی الفاظ کو صحیح رنگ میں ادا کرنے اور اس کے مفہوم کو سمجھنے اور سیکھنے کی کوشش نہیں کریں گے تو ہم مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ ڈالنے والے ہوں گے۔

احمدی مستورات کا جلسہ

۲۳ر اکتوبر بروز جمعرات ٹھیک ۳ بجے رتن باغ میں احمدی مستورات کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی تقریر فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

تمام بہنوں سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔

مریم صدیقہ
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

285

ایک مہاجر کے تاثرات

(از محمد بشیر صاحب آزسیالکوٹ)

حکومت پاکستان (اللہ تعالیٰ اُس کا مستقبل نہایت ہی شاندار کرے) آج اس مہم میں منہمک ہے۔ کہ وہ اپنے اُن مہاجرین کو جو مشرقی پنجاب سے ہجرت کر کے آرہے ہیں۔ بہتر صورت میں لبسا دے۔ تاکہ اُن کو اپنے اعزہ و اقربا کی اموات حتیٰ بھومیوں کی جدائی اور جائدادوں اور اموال کا نقصان یاد نہ آئے۔

تاریخ میں ایسے واقعات نہیں ملتے۔ کہ کسی حکومت پر اُس کی ابتدائی اٹھان ہی میں اتنا بوجھ پڑ گیا ہو جہاں لاکھوں کی تعداد میں حکومت مہاجرین کو لبسا رہی ہے۔ وہاں وہ ان لوگوں کو نکالنے میں بھی معروف ہے۔ جو مشرقی پنجاب کے کسی حصہ میں بھی سکھوں اور دیگر غیر مسلموں کے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ کس درجہ اولوالعزمی اور پختگی ہے۔ وزیر اعظم پاکستان کے ارادوں میں جب وہ اعلان فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں یہ توقع نہیں تھی۔ کہ ہم کو دھلی۔ سی۔پی اور یو۔پی کے دور افتادہ لوگوں کو بھی پاکستان میں لانا پڑے گا۔ ساتھ ہی وہ اپنے پُر شوکت عزم کا بھی اظہار فرماتے ہیں۔ کہ ہم ایک مسلمان کو بھی لینے سے انکار نہیں کریں گے۔ اور اپنے قول سے فعل کو مطابقت دینے کے لئے دھلی ایسے صوبہ میں جو کہ لاہور سے ۳۰۰ میل سے بھی زائد فاصلہ پر ہے بیشمار ٹرک بھیج دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمائدین پاکستان کے ارادوں میں ہمت اور استقامت عطا کرے۔ اور اُن کو لاتعداد غیبی استعدادیں دے کر اُن کی مدد فرمائے۔ آمین

لیکن جہاں حکومت پاکستان اس قدر تن دہی سے کام کر رہی ہے۔ وہاں پاکستانی لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے انصار کا نام عطا کیا ہے صحیح معنوں میں حکومت کے ساتھ تعاون نہیں رکھتے۔ وہ اب تک لوٹ کھسوٹ میں مصروف ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا ہیبت ناک چہرہ دنیا کو دکھا دیا ہے۔ وہ بیٹھے سے محبت اس غرض کے لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ مالدار ہے۔ کاش وہ اپنے افعال قبیحہ سے توبہ کر کے اپنے روحانی باپ کے دروازے پر گر جائیں۔ تاکہ وہ اپنے بیٹوں کی خطاؤں کو معاف کر دے

ان کی دلخراش حرکتیں ہمارے دلوں کو جھلس کر دیتی ہیں۔ اور اُن کے لالچ اور حرص سے بھرے ہوئے جذبات مہاجرین کے لئے دُہرا عذاب بن جاتے ہیں۔ قوم میں سارے لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے یہ درست ہے۔ اور قوم میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو ہر ممکن قربانی کر کے مہاجرین کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن عوام جن کو کثرت حاصل ہے۔ ان کا عمل اس کے برعکس ہے۔ کہ مکہ سے مدینہ منورہ کی ہجرت۔ اور مدینہ کے لوگوں کا خیر مقدم دنیا کی تاریخ میں سنہری الفاظ میں ہمیشہ نگینہ کی طرح چمکتا رہے گا۔ باوجودیکہ وہ ابھی ایمان نہیں لاتے تھے لیکن ہمارے بھائی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کی اولاد ہیں۔ پھر یہ انصار کا کم از کم نمونہ دکھانے سے بھی کیوں قاصر ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اب تمام دنیا میں ہمارا وطن نہیں رہا کوئی گھر نہیں۔ اور کوئی گھاٹ نہیں۔ اور بیدردی دشمن نے بربریت سے ہمیں کنگال اور قلاش بنا کر نکالا ہے۔ ہماری عزتوں پر حملے ہوئے ہیں۔ ہمارے بھائی بہن قتل ہو گئے۔ اور ہم یہ سب کچھ قربان کر کے اپنے بھائیوں کے پاس پناہ کے لئے آئے۔ یا بالفاظ دیگر ہم اپنے اُس ملک میں آئے۔ جو ہماری بیش بہا قربانیوں کے بعد حاصل ہوا۔ اور اُس آزادی میں شریک ہونے کے لئے آئے۔ جس کو ہم نے اپنے خون سے سینچا لیکن نہایت ہی افسوس ہے۔ اور ہم حیران ہیں۔ کہ وہ لوگ جن کی پاکستان حکومت کے لئے کوئی بھی قربانی نہیں تھی۔ آج حکومت کے مالک ہیں۔ اور ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ ہم کو اس سے انکار نہیں۔ کہ ہماری ناؤ شکستہ ہے۔ یقیناً ہمارے دِل چھلنی ہوئے ہیں۔ اور ہم اپنا مستقبل نہایت ہی تاریک دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ہمیشہ سے اس طرح ہی بے یار و مددگار تھے۔ اے پاکستانی لوگو! خدا تمہیں ہدایت سے بہرہ ور کرے۔ کیا تمہارا ہم سے نفرت کرنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کو تیز تر نہیں کرتا مہاجر کے لفظ کے ساتھ ہی تمہارے ذہنوں میں اُن کی بے بسی مفلسی اور قلاشی کا نقشہ کھنچ جاتا ہے۔ اور پھر تم بجائے محبت کی نگاہ سے دیکھنے کے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہو۔ بجائے اُس کے قریب ہونے کے اُس سے دور ہوتے ہو۔ کہ کہیں وہ تمہیں داستان غم سنا کر تمہاری راحتوں میں خلل انداز نہ ہو جائے۔ اور یا ہی کوئی سوال نہ کر دے۔ اور پھر تم لوگ اُس کو بھکاری سے بھی ادنیٰ درجہ دینے سے قاصر ہو۔ کہ "آپ نے معاف کرو بابا" کہہ کر ٹالا جا سکتا ہے۔ ...... کاش تم لوگ اپنے دل و دماغ کو حاضر کر کے سوچو۔ کہ یہ لوگ بھکاری نہیں ہیں۔ یہ مغضوب علیہ نہیں۔ بلکہ اپنے خون کی زکوٰۃ دے کر پاکستان کو حاصل کرنے والے ہیں۔ ہم میں سے دہلی یو۔پی سی۔پی اضلاع متحدہ بطور دیگر ایسے ہی صوبوں کے مسلمانوں نے اس لئے پاکستان کا نعرہ نہیں لگایا کہ وہ بھی پاکستان میں آسکتے تھے۔ اور اُس کے لئے وہ کوشاں تھے۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ بلکہ اُنہوں نے ہماری آزادی کی خاطر پاکستان کا نعرہ لگایا۔ وا اُن کے صوبوں کا تو مسلم لیگ کا مطالبہ ہی نہیں تھا۔ اُنہوں نے یہ مصیبت محض ہماری خاطر لی۔ کیونکہ وہ ایک آزاد اسلامی حکومت دیکھنے کے لئے بے قرار تھے۔ جس کا صلہ وہ آج بھگت رہے ہیں۔ میرے پاکستانی بھائیو! آنے والے لوگ بھی جاہ و حشمت رکھتے تھے وہ بھی عزت و توقیر والے تھے۔ اُن کے بھی بہت سے دستر خوانوں پر غُربا کر پرورش پاتے تھے۔ ان لوگوں کو بھکاری سمجھنا اللہ تعالیٰ کی لعنت کو اور بھی قریب کر لینا ہے۔ ان سے محبت کرو۔ اُن کو گلے لگاؤ اپنے سر آرام پر اُن کے آرام کو مقدم کرو۔ خود بھوکے رہ کر اُن کو کھلاؤ۔ خود ننگے رہ کر اُن کو پہناؤ۔ تا اللہ تعالیٰ ہم سے پھر راضی ہو کر ہمیں اس امتحان میں کامیاب کر دے۔

پس میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو رواداری۔ محبت اور اخلاص سے مزین کرے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں۔ اور وہ بھی میری طرح اللہ تعالیٰ سے اسی طرح دعا گو رہیں۔

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار
(المسیح الموعود)

ریلوے ملازمین اور قائد اعظم ریلیف فنڈ

موجودہ صورت حال کے پیش نظر ہر ایک مسلمان کا اب یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ٹھنڈے دِل کے ساتھ غور و خوض کے بعد ایک لائحہ عمل تیار کرے۔ جس پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہو کر قوم کے لئے مفید ثابت ہونے کی کوشش کرے۔ عام مسلمان کے دل پر اب تک وہی پرانی کیفیت طاری ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکا۔ کہ اب اُس نے سلطنت خداداد کے ایک رکن ہونے کی حیثیت سے زندگی بسر کرنی ہوگی۔ ہر ایک نیکی و بدی کا وہ برابر کا حصہ دار ہوگا۔ اور پاکستان کی بہبودی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑے گی۔ تاکہ فخر و مباہات کے ساتھ اُسے یہ کہنے کا حق حاصل ہو سکے۔ کہ دنیا میں میری قوم سب سے زیادہ سربلند اور صاحب اقتدار ہو کر رہے گی۔ انفرادی قربانی کی بجائے اگر مجموعی قربانی کا احساس پیدا ہو جائے۔ تو سبحان اللہ۔ قوم کا بیڑا پار لگتے دیر نہ لگے گی۔

اب خدا را یوں۔ خود غرضیوں اور کینہ پروریوں کا زمانہ جاتا رہا۔ اور جتنی جلدی ان بد عادتوں کو خیرباد کہا جائے۔ اتنا ہی ہر ایک مسلمان کے لئے بہتر ہوگا۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں بھی کئی مسلمان کالچی۔ بزدل اور گرے ہوئے افعال کے مرتکب ثابت ہوئے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ گذشتہ تعلیم اور غداروں کے زیر اثر رہنے کے سبب ایسا ہوا ہو۔ کیونکہ تمام دنیاوی قوتیں مسلمان کو ذلیل و خوار کرنے میں ہمہ تن مصروف تھیں۔ اور تفرقہ بازی نے ستیاناس کر دیا تھا۔ منافقت اور الحاد کا دور دورہ تھا۔ لیکن اب خداوند کریم نے ہمیں اصلاح اور ترقی کا موقع عطا فرمایا ہے۔ تاکہ کم ہمتی، تن آسانی اور ضلالت کو خیرباد کہہ کر دلوں میں ایمان کی حرارت پیدا کریں۔

قربانی دو طرح کی ہوا کرتی ہے جانی و مالی۔ جانی قربانی تو بہت کچھ ہو چکی اور ہو رہی ہے۔ انشاءاللہ یہ قربانی رائگاں نہیں جائے گی۔ اب مالی قربانی کا وقت ہے۔ سرکاری محکموں کے ملازم اس وقت قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دھڑا دھڑ چندہ دے رہے ہیں۔ لیکن ریلوے ملازم اب تک خواب خرگوش میں سو رہے ہیں۔ چونکہ ٹریڈ یونین تحریک میں ریلوے ملازم پیش پیش تھے۔ اور قربانیاں دینے میں صف اول میں شمار ہوتے رہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس آڑے وقت میں اپنی روایات برقرار نہ رکھیں۔ میری استدعا ہے۔ کہ ایک روز۔ ایک ہفتہ یا ایک مہینہ کی تنخواہ کے حساب سے چندہ جمع کر کے علاوہ جلد قائد اعظم فنڈ میں بھجوا دیں۔ پاکستان زندہ باد

(عطاء حسین سب جنرل سیکرٹری ریلوے یونائیٹڈ یونین اکاؤنٹس والی)

غربا کے لئے گرم کپڑوں اور بستروں کی فوری ضرورت

کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد دوستوں کو پہنچ چکا ہے۔ جن دوستوں کے پاس فالتو کپڑے یا بستر نہ ہوں۔ وہ کپڑوں اور بستروں کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج کر اس کار خیر میں شامل ہو سکتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس کام میں تاخیر نہ کریں۔

تحریک جدید کا مالی جہاد اور جماعت احمدیہ

تحریک جدید کے مالی جہاد کا ہر وہ سپاہی جس نے رضاء الٰہی کے لئے اپنے امام کے حضور دفتر اول کے تیرہویں سال کا وعدہ پیش کیا یا دفتر دوم کے سال سوم میں حصہ لیکر شمولیت کی سعادت حاصل کی یا جو نملہ فنڈ کا وعدہ کر چکا یا وہ جس نے مدرسہ احمدیہ کے طالب علموں کے لئے وظائف دے کر مبلغ راہ خدا میں طیار کرنے کا عہد کیا ہے۔ گر ملک کی موجودہ بد امنی اور پریشانی نے اسپنے امام کے حضور کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی انہیں توجہ نہیں ہونے دی۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وعدوں کے پورا کرنے کا وقت بہت ہی کم رہ گیا اور معتدبہ حصہ ایسے احباب کا ہے جن کے وعدے سو فیصدی پورے نہیں ہوئے اور یہ بات ہر احمدی پر روشن ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے جو مبلغ بیرون ہند میں کام کر رہے ہیں۔ باوجود اخراجات کی سخت تنگی کے اپنی جان پر کھیل کر تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کر رہے ہیں ان کے کم سے کم اخراجات پہنچانے کی ذمہ واری تحریک جدید پر ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتوں کے عہدہ داران اور بطور امانت وعدہ کرنے والے افراد سے التماس ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندوں کے وصول کرنے اور صاحب صدر انجمن جودھامل بلڈنگ لاہور پاکستان کے پتہ سے معہ اسم وار تفصیل کے ارسال کرنے میں پوری توجہ فرمادیں تا آپ کی جماعت کے وعدے وقت کے اندر پورے ہو جائیں۔ اللہ توفیق بخشے۔

خاکسار برکت علی وکیل المال تحریک جدید

زرین پروگرام

(۱) طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ پہلے جاگو بلکہ کوشش کرو کہ تہجد کے وقت جاگو اور تہجد کی نماز پڑھو

(۲) جو کام تم کرتے ہو۔ اس کو محنت شوق دیانتداری اور خوش اسلوبی سے سرانجام دو

(۳) عزم اور نیت رکھو کہ جتنا کام تمہارے ساتھی کرتے ہیں اس سے دس فیصدی زیادہ اور بہتر کام تم کروگے۔

(۴) اپنے حوصلے بلند کرو اسلام کے لئے غیرت دکھلاؤ۔ جھگڑے اور بزدلی نہ نیو

(۵) اپنے اخلاق اور عادتیں [illegible]

اسلامی تعلیم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق بناؤ

(۶) سچے مومن بن جاؤ۔ اور پاکستان کی کامیابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہو۔

جب سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی ان سے ڈرتی ہے تم سچے مومن بنجاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو

(۷) ہمیشہ یہ بات ہو وقت کی قدر کرو۔ گپ اور لغویات میں وقت ضائع نہ کرو۔

(۸) مسلمان کی عزت و جان و مال
سدا ان کا کرتے رہو احترام
وصیت یہ امت کو حضرت نے کی
کہ پہنچا دو سب کو یہ میرا پیام

پیدائش

مندرجہ ذیل پیدائش رتن باغ میں ہوئیں اور حضور ایدہ اللہ تعالٰے نے مندرجہ ذیل نام تجویز فرمائے

مورخہ [illegible] کو خواجہ عبدالمنان صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا حضرت اقدس نے عبدالکریم نام تجویز فرمایا۔

مورخہ [illegible] ۱۵ کو بندہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالٰے نے امۃ العزیز تجویز فرمایا۔

بچوں کے لئے خادم دین اور دراز عمر ہونے کی دعا فرمائی جائے

خاکسار فقیر اللہ حفی عنہ انسپکٹر بیت المال

مشرقی پنجاب کے احمدی زمیندار

بھائیوں کے لئے ضروری اعلان

سندھ میں سلسلہ احمدیہ کی اراضیات کے لئے احمدی مزارعین کی ضرورت ہے مشرقی پنجاب سے آنے والے زمیندار بھائیوں کے لئے وہاں آباد ہو کر خدمت دین کا بہت عمدہ موقع ہے انکو سٹیٹس کی طرف سے قابل امداد دوستوں کو سندھ پہنچانے اور بیل و آلات زراعت بطور قرض حسنہ خرید کر دیئے جانے کی مدد دیجائیگی رہائش کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ سندھ کی اراضیات میں پیداوار بہت اچھی ہوتی ہے جو دوست تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ کی اراضیات پر بطور مزارعہ کاشتکاری کے لئے تیار ہوں۔ وہ جودھامل بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور میں خاکسار کو ملیں تا کہ انکو سندھ پہنچانے کا انتظام کیا جائے جماعتوں کے امراء و کارکنان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کر کے زمیندار احباب کو اس بارہ میں تحریک فرما کر ممنون کریں۔

خاکسار ناصر الدین کارکن احمدیہ سنڈیکیٹ
جودھامل بلڈنگ لاہور

خیریت مطلوب ہے

اگر کسی دوست کو جماعت احمدیہ سنور کے متعلق علم ہو کہ وہ پٹیالہ کے کس کیمپ میں ہیں یا ان دنوں سنور سے کوئی آیا ہو۔ تو براہ کرم مجھے اس پتہ پر ضرور اطلاع دیں

محمد احمد قمر سنوری معرفت الیکٹرک براورز بہاولپور

احباب قادیان کا عزم

دنیا کے عالی شان شہروں کو چھوڑ کر جب خدا کی نظر انتخاب قادیان پر پڑی تو شمع احمدؐ کے پروانے اسی سرزمین کے دیوانے بن گئے۔ اور تمام دنیا کو چھوڑ کر اس گمنام بستی میں مقیم ہونا باعث فخر سمجھا۔ اس امر کے باوجود قادیان کو چھوڑ دینے کی خواہیں دیکھنے والے کیا یہ بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ہم نے قادیان کی خاطر دنیا کو چھوڑا تھا اب قادیان کو چھوڑ کر کہاں جا سکتے ہیں؟ ہاں خدا کی خاطر دوسری دنیا میں جانے سے دریغ نہیں یہ عزم آج کا نہیں مدتوں قبل کا ہے یقین نہ ہو تو چالیس سال قبل کی یہ آواز قادیان کے کسی شیدائی کی سن لیں۔

ہم قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائیں گے
کوچے میں اپنے یار کے دھونی رمائیں گے
پروانہ وار جان بھی کردیں گے ہم نثار
گر اپنی شمع حسن سے اپنی لگائیں گے
دارالاماں کی خاک کو ترجیح دیں گے ہم
آب حیات خضر بھی گو مفت پائیں گے
جاں جاتی ہے تو جائے یہ پروا نہیں ہمیں
جو قول کر چکے ہیں اسے ہم نبھائیں گے
یہ سر ہے اپنا اور ترا سنگ آستاں
اٹھ جائیں گے جہاں سے نہ [illegible] ینگے
اس کوچہ کی گدائی بھی اکمل قبول ہے
پر قادیاں کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائینگے

ہجرت ۱۹۰۷ء

اس سے آگے ستائیس سال بعد یہ صدائیں لمحہ ہوتی سنائی دیتی ہیں

قادیان ہم عمر قیدی ہیں تیرے
دھوپ میں اب بھی کٹے یا قید میں
ہتھکڑی اس کی کشش کی ہاتھ میں
اور زنجیر محبت پاؤں میں

(الفضل جولائی ۱۹۳۴ء)

اے خدا ہمارے قدموں میں ایک فولادی طاقت بھر دے اور اپنے کرم سے قیامت تک وہ دن نصیب نہ فرما جب ہم تیری مقدس بستی کو اپنے ہاتھوں تیرے اعداد کے سپرد کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ (آمین)

دوست محمد واقف زندگی یکے از ساکنان قادیان

خیریت مطلوب ہے

غلام مصطفٰے صاحب احمدی ساکن تیجہ کلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور جواب حفاظت مرکز مرکز قادیاں کے سلسلے میں بخیریت موجود ہیں۔ اور چھ ماہ سے وہاں گئے ہوئے ہیں اپنے بال بچوں کی خیریت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی وہ موجود ہوں یا جس دوست کو انکی موجودہ سکونت معلوم ہو یہ اعلان پڑھتے ہی ایڈیٹر الفضل یا ناظر اعلیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ جودھامل بلڈنگ کے ذریعہ انکی فوراً اطلاع کریں

ضرورت ہے

(۱) ریلوے بکنگ آفس کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے جو ہوشیار محنتی دیانتدار ہو۔ اور ریلوے بکنگ ال کا کام خوبی سے چلا سکے ضمانت اگر نقد نہ دے سکے تو ذاتی شخصی ضمانت کافی ہوگی تنخواہ -/۵۰ روپے ماہوار علاوہ اس کے کمیشن بھی ہوگی دیانتدار آدمی کے لئے اچھا موقعہ ہے

نیز دو عدد ہاکرز ( ) کی بھی بکنگ کیلئے ضرورت ہے اگر دو احمدی مہاجرین لڑکے ہوں تو وہ یہ کام کرسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک خادمہ رونگرانی کی بھی ضرورت ہے جو امور خانہ داری سے واقف ہو اور گھر کا انتظام کر سکے تنخواہ -/۱۰ روپیہ ماہوار معہ روٹی کپڑا دیا جائے گا اگر نگرانی پڑھی لکھی ہوگی تو نہایت ہی بہتر ہوگا

خاکسار ملک محمد حسن سکرٹری پنجاب بیچ ٹیبل گھی اینڈ جنرل ٹرز لمیٹڈ ۲۶ مال روڈ لاہور

(کشمیری وزارت کی بیرونی طاقت سے استمداد کا مقصد سوائے ۸۵ فیصدی مسلمانوں کو نابود کرنے کے اور کچھ نہیں اس تمام پالیسی کے عواقب و نتائج کی ذمہ داری آپ پر ہوگی)

وزیر اعظم پاکستان کا وزیر اعظم کشمیر کو انتباہ

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ دربار کشمیر کے احتجاجی تار کے جواب میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخان نے وزیر اعظم کشمیر کو جو تار بتاریخ ۱۸ اکتوبر ارسال کیا ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے:۔

ہمیں لازمی طور پر آپ کو متنبہ کر دینا چاہیئے۔ کہ کشمیر کو ہندوستانی یونین کے ساتھ شامل کرا دینے کی غرض سے جو پالیسی آپ کار فرما کر رہے ہیں۔ وہ خطرناک ہے۔ اور اگر اس پالیسی کو نافذ العمل کر دیا گیا تو اس کے نتائج و عواقب کی ذمہ داری آپ پر اور صرف آپ پر ہوگی۔ آپ نے ہمیں دھمکی دی ہے۔ کہ آپ کسی بیرونی طاقت سے استمداد کریں گے۔ اس استمداد کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو جو آبادی کا ۸۵ فی صدی ہیں مٹا دیا جائے۔ ہم آپ کے ۱۰ اکتوبر والے برقیہ کے اسلوب اور انداز سے حیران ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ جو شکایات ہم نے اپنے ۱۲ اکتوبر کے تار میں کی تھیں ان کا موثر تدارک کیا ہوتا۔ مگر آپ نے عذر پیش کر دیا۔ کہ پاکستان کے لوگ کشمیر میں داخل ہو کر تعلقات خراب کرا دینے والی حرکتیں کر رہے ہیں۔ ہم ان تمام الزامات کی علی وجہ البصیرت تردید کرتے ہیں۔ پاکستان اور کشمیر کے درمیان لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ حسب معمول جاری ہے سرحد کشمیر کے متصل پاکستانی علاقے میں اسلحہ کی تقسیم اور سرحد کشمیر میں مسلح افراد کے داخلے کا الزام بھی بے بنیاد ہے اس کے برخلاف اس حقیقت کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کے لئے کافی شہادت موجود ہے۔ کہ ریاست کشمیر میں مسلمانوں پر بے پناہ ظلم ہو رہا ہے۔ اور ڈوگروں اور سکھوں کے غیر مسلموں کے مسلح دستے پاکستان پر حملے مار رہے ہیں۔ حال ہی میں ڈوگرہ فوج کے آدمیوں نے چینا خورد کے گاؤں پر حملہ کیا۔ وہاں پولیس کے ساتھ ان کا مقابلہ ہوا۔ اور ایک ہیڈ کانسٹیبل شہید ہو گیا۔ سکھوں اور راشٹریہ سیوک سنگھ سے تعلق رکھنے والے مسلح ہندوؤں کی بہت بڑی تعداد پنجاب سے کشمیر پہنچ چکی ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو کشمیر سے نکالنے کے لئے وہی طریق اختیار کریں۔ جو وہ مشرقی پنجاب میں کر چکے ہیں۔ کشمیر سے مسلمانوں کی ہجرت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مسلمانان کشمیر کو عرصہ عافیت تنگ کرنے اور انہیں ہجرت پر مجبور کر دینے کی جو کارروائی ہو رہی ہے۔ حکومت پاکستان اسے انتہائی تشویش کی نظر سے دیکھ رہی ہے۔ اب آپ قومی انقلاب بپا کر کے اسی فی صدی ملکی آبادی کی مرضی کے خلاف ہندوستانی یونین میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے کسی بیرونی طاقت سے مدد حاصل کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ یاد رکھئے۔ اس اقدام کے نتائج خوفناک ہوں گے۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری آپ اور صرف آپ پر ہوگی۔ ان امور کے متعلق مفصل گفتگو کرنے کے لئے ہم اپنا سپیشل افسر آپ کے پاس بھیج چکے ہیں۔ ہم اس تجویز کے موید ہیں۔ کہ ان تمام امور کی تحقیق و تفتیش کے لئے ایک غیر جانبدار کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ آپ اس کمیٹی کے لئے اپنے نمائندے نامزد کر کے ہمیں مطلع کیجئے۔ ہم اپنے نمائندوں کی اطلاع اس کو فی الفور بھیج دیں گے۔

چاٹگام اور دوسرے علاقوں سے بہت جلدی مٹی کا تیل نکلنا شروع ہو جائیگا

مشرقی بنگال کی مالی حالت نہائت اچھی ہے

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ سٹیٹسمین کے خصوصی نمائندے نے ڈھاکہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ وہاں مشرقی بنگال کے وزیر خزانہ اور اعلیٰ سرکاری عہدہ داروں کی کانفرنس دو روز ہوتی رہی مشرقی پاکستان کی حکومت کے مالی معاملات میں مسٹر آرچیبالڈ نے اس بات پر زور دیا کہ ہر ملک کے لئے یہ لابدی ہے۔ کہ اس کے صنعتی نظام کی عمارت خام پیداوار پر مبنی ہو۔ چنانچہ اس صوبے کو صنعتی بنانے کا پروگرام تیار کر لیا گیا ہے۔ جسے جامہ عمل پہنانے کے لئے سرکاری اور پرائیویٹ ماہرین کا بورڈ بنا لیا جائے گا۔

اس حقیقت کو وثوق کے ساتھ بیان کیا گیا۔ کہ مشرقی بنگال کی مالی پوزیشن بہت اچھی ہے۔ اس صوبے کے ذمہ کوئی قرضہ نہیں۔ ذرائع محاصل واجب الادا ذمہ داریوں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں۔ مغربی بنگال میں آٹھ دس کروڑ روپیہ مالیت کی جائداد مشرقی بنگال کے حصہ آتی ہے۔ اور اصل واجب الادا ہے۔ چاٹگام اور دوسرے علاقوں میں پٹرول کے معدنی خزانوں کا سراغ مل چکا ہے۔ اور کنوؤں کی کھدائی کا کام دو یا تین ماہ کے اندر اندر شروع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ مالک الملک کی بارگاہ سے جوٹ یعنی پٹ سن کا سارا اجارہ اس صوبے کے لئے مختص ہو چکا ہے۔ خام چمڑے کے مقابلے میں مشرقی بنگال دنیا کا متمول ترین منطقہ ہے۔ اس صوبے میں کاغذ سازی کا خام مسالہ بھی بہت زیادہ مقدار میں موجود ہے۔

تیل کی پیداوار مشرقی بنگال کو کوئلے کی ضرورت کے لئے تیار کر دے گی۔ دخانی جہازوں کی کمپنیوں اور کارخانہ داروں سے کہہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے انجنوں میں ایسی ترمیم کر لیں۔ کہ کوئلے کی بجائے تیل سے کام چل سکے۔

حکومت سندھ کی طرف سے مفت خوروں کو انتباہ

کام کرو ورنہ نکال دیئے جاؤ گے

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ حکومت سندھ نے پناہ گزینوں کے تمام اخباروں میں ایک انتباہ شائع کرایا ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی کام کرے ورنہ انہیں سندھ سے نکال دیا جائے گا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو بھی اس بارے میں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ کہ کسی پناہ گزین کو مفت کھانا نہ کھلایا جائے۔ مغربی پنجاب کے تلاش پناہ گزینوں کو واپس بھیجوا دیا جائے۔ کہ ان کے لئے اپنے کافی انتظامات موجود ہیں۔ ان کی بجائے گوڑگانواں۔ رہتک۔ حصار۔ ریاست الور راجپوتانہ کی ریاستوں سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

دہلی میں مزدوروں اور کاریگروں کی نسبت کلرکوں کی تعداد زیادہ ہے

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مشرقی پنجاب اور دہلی میں آئے ہوئے پناہ گزین بعید غیر مطمئن نظر آتے ہیں۔ سرکاری محکموں میں ان کی کھپت دشوار ہے۔ کہ ان تمام محکموں میں غیر مسلموں کی پہلے ہی تعداد زیادہ تھی۔ کاروبار کے لئے ابھی کوئی گنجائش دکھائی نہیں دیتی۔ منڈیاں اجڑی پڑی ہیں۔ کاروباری لوگ کاشتکاری سے ویسے بھی عاری ہیں۔ دہلی سے ایک لاکھ اسی ہزار کے قریب مسلمان نکل چکے ہیں اور پچاس ہزار کے قریب غیر مسلم آ چکے ہیں۔ مسلمانوں کے تخلیئے سے جو آسامیاں خالی ہو گئی ہیں۔ انہیں پر کرنے کا مسئلہ عقدہ لاینحل بن کر رہ گیا ہے۔ کہ کلرک تو اس افراط سے ملتے ہیں۔ کہ دو دیکھ لیجئے بن سکتی ہیں۔ مگر کاریگر۔ مزدور اور دکاندار نہیں ملتے۔ ہر شخص مزدوری کی بجائے کاروبار کرنا چاہتا ہے۔ ایک ایک دکان کے لئے تیس تیس درخواستیں دی جاتی ہیں۔

کراچی سے تین ہزار من کھانڈ

مغربی پنجاب میں آ گئی

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ دو ہفتے تک صوبے بھر میں چینی کا سٹاک ختم ہو جائیگا۔ مشرقی پنجاب کی ریلوں کا سلسلہ غیر متوقع طور پر منقطع ہو جانے کی وجہ سے عبداللہ پور اور یوپی کے کارخانوں سے مغربی پنجاب کا بقایا کوٹا نہیں پہنچ سکا۔ پاکستان کی مرکزی حکومت نے یہ بقایا کوٹا بمبئی کے راستے سے کراچی یا براہ راست کیوبا سے چینی منگا کر مغربی پنجاب کو مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کمی کو عارضی طور پر پورا کرنے کے لئے تین ہزار من کھانڈ کراچی سے بھیجی جا رہی ہے۔ اور صوبہ سرحد سے گڑ لانے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

خریداران الفضل کی خدمت میں التماس ہے کہ قیمت پیشگی ارسال فرماویں

مینجر

ہندوستان یونین میں شامل ہونے کی بجائے حکومت حیدر آباد اور ہندوستان میں ایک سال کیلئے عارضی معاہدہ

کپورتھلہ میں مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود اب نام کو بھی ایک مسلمان نہیں ہے اسی طرح الور بھرتپور اور پٹیالہ میں بھی سارے مسلمان ذبح کر دیئے گئے یا نکال دیئے گئے (شیخ عبد اللہ)

نئی دہلی ۱۲ر اکتوبر۔ ہندوستان اور حیدر آباد کی گفت وشنید سے دلچسپی رکھنے والے سیاسی حلقوں کی تمام توجہ پھر ریاست حیدر آباد کی طرف مبذول ہو گئی ہے۔ ریاستی مندوب بذریعہ ہوائی جہاز حیدر آباد واپس جا رہے ہیں۔ انہیں سے دو رکن ہفتے کے اندر اندر دہلی سے واپس آ جائیں گے۔ یہ مندوب اعلیحضرت نظام کی خدمت میں اس لئے گئے ہیں کہ آپ سے حکومتوں کے مابین طے شدہ شرائط کی منظوری حاصل کریں۔

اس معاہدے کی رو سے ریاست حیدر آباد کے انڈین یونین میں شمولیت کا کوئی امکان نہیں ہے البتہ یہ طے شدہ شرائط کی حیثیت سے ایک سال کے لئے سٹینڈ سٹل معاہدے کی ہوگی مختصراً وہ شرائط یہ ہیں۔ مواصلات کے بارے میں دونوں حکومتوں کے موجودہ حقوق برقرار رہیں گے۔ امور خارجہ میں حکومت حیدر آباد کو سیاسی نمائندوں کے تقرر کا حق ہوگا دفاع کے بارے میں کسی ہنگامی ضرورت کے وقت ریاست حیدر آباد محدود فوج سے انڈین یونین کی امداد کا وعدہ کرتی ہے۔ ریاستی مندوبین نے حکومت ہند کو یہ بھی یقین دلایا ہے کہ ریاست حیدر آباد پاکستان یونین میں شمولیت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ کیونکہ اعلیحضرت نظام کو اکثریت کے جذبات کا پورا پورا خیال ہے

دہلی پناہ گزین کیمپ کے افسر مسٹر مصرا گولی مار کر ہلاک کر دیئے گئے

دہلی ۱۲ر اکتوبر۔ پرانے قلعہ دہلی کے پناہ گزینوں کے کیمپ کے ڈپٹی کمانڈر مسٹر مصرا کو سوموار کی شام کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مصرا ایک اور ذمہ وار افسر کی معیت میں حضرت نظام الدین ریلوے اسٹیشن پر پناہ گزینوں کے مال واسباب کی دیکھ بھال کر رہے تھے کہ ایک پناہ گزین نے حاضر ہو کر التجا کی کہ ایک حوالدار آ کر تین سائیکل لے گیا ہے مسٹر مصرا فوراً وہاں گئے۔ اور اس کے پاس پہنچکر اس کی حرکت کی مذمت کی اور کہا کہ وہ پناہ گزینوں کے مال واسباب کی تلاشی لینا اور اسے پہچانے کا مجاز نہیں لیکن حوالدار نے مسٹر مصرا کو حراست میں لے لیا۔ مسٹر مصرا کے ساتھی افسر فوراً ملٹری گارڈ کو اطلاع دینے کے لئے دوڑے۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے۔ کہ انہوں نے دو فائر ہوتے سنے وہ فوراً واپس گئے اور مسٹر مصرا کو ایک نالے میں مردہ گرا پڑا پایا۔ حوالدار اور دوسرے فوجی آدمی کو ملٹری نے حراست میں لے لیا ہے

ریاست کشمیر کے مسلمان اور غیر مسلم دونوں سخت ہراساں ہیں

نئی دہلی ۱۲ر ستمبر گاں کشمیر کے نیشنلسٹ لیڈر شیخ عبد اللہ نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ابھی ہمیں کسی یونین میں شمولیت کا فیصلہ کرنے کے لئے وقت درکار ہے ان وجوہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ کیوں ابھی تک ریاست نے کسی یونین میں شمولیت کا فیصلہ نہیں کیا۔ آپ نے کہا کہ اب ماحول ایسا اطمینان بخش نہیں ہے کہ سکون سے اس مسئلے پر غور کیا جا سکے غیر مسلم جن کی ریاست میں ۲۲ فیصدی آبادی ہے اس خیال سے ہراساں ہیں۔ کہ اگر ریاست پاکستان یونین میں شامل ہو گئی تو ان پر یہاں عرصۂ حیات تنگ ہو جائے گا۔ دوسری طرف مسلمان کپورتھلے میں ریاست کے ہاتھوں جو سلوک ہوا اس سے تشویش میں ہیں جہاں اکثریت کے باوجود مسلمانوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اور اب ریاست میں نام کو بھی ایک مسلمان نہیں ہے اور بعینہٖ یہی سلوک ان سے الور بھرتپور اور پٹیالہ میں ہوا ہے جہاں انہیں تہ تیغ کر دیا گیا ہے یا باہر نکال دیا گیا ہے۔

پاکستان مالی کانفرنس کا انعقاد

کراچی ۱۲ر اکتوبر۔ نومبر میں پاکستان کے مالیات واقتصادیات کے ماہرین کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ جس میں پاکستان کی پالیسی کے متعلق امور کا فیصلہ کیا جائے گا۔ پاکستان کی مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے مالی تعلقات کی بھی وضاحت کی جائے گی اس کانفرنس میں یہ بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ انکم ٹیکس کے علاوہ دوسرے ٹیکسوں کی آمدنی کو کس نسبت سے تقسیم کیا جائے۔ اور کمی والے صوبوں کی امداد کی شرح کیا ہونی چاہیئے اس کانفرنس میں پاکستان کے وزیر مالیات پاکستان کے آڈیٹر جنرل۔ تمام صوبوں کے اکاؤنٹنٹ جنرل۔ حبیب بنک اور آسٹریلیشیا بنک کے نمائندے شرکت کریں گے

ابھی میں اقرار نامے کو پڑھنے بھی نہ پایا تھا کہ مجھے اقرار نامے پر دستخط کے لئے مجبور کر دیا گیا میرا آزادانہ اقدام غیر قانونی ہے (شیخ منگرول کا بیان)

کراچی ۱۲ر اکتوبر۔ شیخ منگرول نے اپنے انڈین یونین میں شمول سے انکار کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہ افواہ بے بنیاد اور خلاف واقعہ ہے کہ میں نے انکار جوناگڑھ کے دباؤ کی وجہ سے کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسٹر مینن نے مجھ سے عجلت میں ہی اقرار نامہ پر دستخط کرائے تھے۔ اور مجھے صحیح حالات کا جائزہ لینے کے لئے کافی مہلت نہیں دی گئی تھی۔ مجھے یہ اقرار نامہ ۲۰ر ستمبر کو دیا گیا۔ اور نصف گھنٹے کے بعد جب میں نے ابھی ایک دفعہ بھی پوری طرح اس اقرار نامے کو نہ پڑھا تھا۔ مسٹر مینن نے مجھے اس پر دستخط ثبت کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔

شیخ منگرول نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ جب واپس منگرول ہاؤس راجکوٹ میں پہنچا اور میں نے وزراء اور وزیر اعظم سے مشورہ کیا تو سب نے میرے اقدام کو جلد بازی پر محمول کرتے ہوئے ناپسند کیا۔ لہذا میں نے انڈین یونین میں شمول سے انکار کا اعلان کر دیا مسٹر مینن اسی وقت ہوائی جہاز پر روانہ ہو چکے تھے۔ اور تمام کاغذات بھی اپنے ہمراہ لے گئے تھے۔ لہذا میں نے اسی روز ریجنل کمشنر راجکوٹ کو سرکاری طور پر اپنے فیصلے سے مطلع کر دیا۔ اور اس کے بعد بذریعہ تار ریاستی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو بھی اطلاع کر دی۔ آپ نے کہا منگرول اور جوناگڑھ کے سیاسی تعلقات باہم اس درجہ وابستہ ہیں کہ میرا اپنا ذاتی فیصلہ کوئی معنی نہیں رکھتا میرا آزادانہ اقدام نہ صرف غیر قانونی بلکہ غیر آئینی تھا

دار الامراء کے اختیارات

محدود کر دینے کا اعلان

لنڈن ۱۲ر اکتوبر۔ برطانوی لیبر گورنمنٹ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے آج دار العوام میں دار الامراء کے ان اختیارات کو محدود کرنے کے ارادے کا اعلان کیا۔ جس کی رو سے وہ مختلف قوانین کو تاخیر میں ڈال سکتا ہے اب ۱۹۱۱ء کے پارلیمنٹ میں ترمیم کر دی جائے گی۔

منچوریا میں کمیونسٹ فوجوں کی پسپائی

شنگھائی۔ حکومت چین کا ایک اعلان مظہر ہے کہ صوبہ منچوریا میں ۷۲ گھنٹوں سے جنگ جاری ہے۔ اور نیشنلسٹ فوجیں کمیونسٹ افواج کو پسپا کر رہی ہیں کمیونسٹ دستے منچوریہ کے دار الخلافہ چنگ چن پر بھی حملے کر رہے ہیں۔

ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ریچنگ گنگائی سے دس میل کے فاصلے پر بمین اچن میں دس ہزار کمیونسٹ موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں۔ پاؤننگ کے علاقے میں بھی کمیونسٹوں کے حملے ختم گئے ہیں۔ اور سرکاری فوجیں کامیابی حاصل کر رہی ہیں۔

پاکستان میں شرعی نظام کی قرارداد

لاہور ۱۲ر اکتوبر۔ میاں نور اللہ ایم ایل اے نے پنجاب پراونشل لیگ کی ورکنگ کمیٹی مجلس عمل اور مجلس تنظیم کے مشترکہ اجلاس میں یہ قرارداد پیش کی ہے کہ پاکستان میں شرعی نظام قائم کیا جائے چنانچہ طے پایا کہ میاں صاحب کی اس قرارداد کو پراونشل لیگ کونسل کے اجلاس میں پیش کیا جائے۔ یہ اجلاس نومبر کے وسط میں ہونے والا ہے۔

سندھ میں ڈاکہ زنی

کراچی ۱۲ر اکتوبر۔ کل عمر کوٹ ڈویژن سے ایک خوفناک ڈکیتی کی اطلاع موصول ہوئی بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں نے ایک دکان پر حملہ کیا۔ اور تیس ہزار روپے کا مال اٹھا کر لے گئے۔ گھر والوں نے کوئی مزاحمت نہ کی۔